(۱۷۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی

کیا وہ جو خدا کی طرف سے ہے لوگوں کی بدگوئی اور سخت عداوت سے ضائع ہو سکتا ہے؟

تا دل مرد خدا نامد بدرد
ہیچ قومے را خدا رُسوا نکرد

یہ کچھ قضاو قدر کی بات ہے کہ بداندیش لوگوں کو اپنے پوشیدہ کینوں کو ظاہر کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ ہاتھ آجاتا ہے۔ چنانچہ آجکل ہمارے مخالفوں کو گالیاں دینے کے لئے یہ نیا بہانہ ہاتھ آگیا ہے کہ انہوں نے ہمارے ایک اشتہار کے اُلٹے معنے کر کے یہ مشہور کر دیا ہے کہ گویا ہم سلطان روم اور اس کی سلطنت اور دولت کے سخت مخالف ہیں۔ اور اُس کا زوال چاہتے ہیں اور انگریزوں کی حد سے زیادہ خوشامد کرتے ہیں۔ اور انگریزی سلطنت کی دولت اور اقبال کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے اکثر حصّوں میں بعض پُر افتراء اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعہ سے یہ خیال بہت پھیلایا گیا ہے اور عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ہمارے اشتہار کی بعض عبارتیں محرّف اور مبدّل کر کے لکھی گئی ہیں۔ اور اس طرح پر بے وقوفوں کے دلوں کو جوش دلانے اور اُبھارنے کے لئے کارروائی کی گئی ہے۔ اور ہم اگرچہ جعل سازوں اور دروغگوؤں کا مُنہ تو بند نہیں کر سکتے اور نہ اُن کی بدزبانی اور گالیوں اور ڈوموں کی طرح تمسخر اور ٹھٹھے کا مقابلہ کر سکتے ہیں تاہم مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی ظالمانہ بدزبانی کو خدا تعالیٰ

کی غیرت کے حوالہ کر کے اُن کے اصل مدعا کو جو دھوکہ دہی ہے نادانوں پر اثر ڈالنے سے روکا جائے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔

ہر ایک مسلمان عقلمند بھلا مانس نیک فطرت جو اپنی شرافت سے سچی بات کو قبول کرنے کے لئے طیار ہوتا ہے اس بات کو متوجہ ہو کر سُنے کہ ہم کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کلمہ گو سے بھی کینہ نہیں رکھتے چہ جائیکہ ایسے شخص سے کینہ ہو جس کی ظلِ حمایت میں کروڑ ہا اہلِ قبلہ زندگی بسر کرتے ہیں اور جس کی حفاظت کے نیچے خدا تعالیٰ نے اپنے مقدس مکانوں کو سپرد کر رکھا ہے۔ سُلطان کی شخصی حالت اور اُس کی ذاتیات کے متعلق نہ ہم نے کبھی کوئی بحث کی اور نہ اب ہے بلکہ اللہ جل شانہٗ جانتا ہے کہ ہمیں اس موجود سلطان کے بارے میں اُس کے باپ دادے کی نسبت زیادہ حُسنِ ظن ہے۔ ہاں ہم نے گذشتہ اشتہار میں ٹرکی گورنمنٹ پر بلحاظ اُس کے بعض عظیم الدخل اور خراب اندرون ارکان اور عمائد اور وزراء کے نہ بلحاظ سُلطان کی ذاتیات کے ضرور اس خداداد نور اور فراست اور الہام کی تحریک سے جو ہمیں عطا ہوا ہے چند ایسی باتیں لکھی ہیں جو خود اُن کے مفہوم کے خوفناک اثر سے ہمارے دل پر ایک عجیب رقت اور درد طاری ہوتی ہے۔ سو ہماری وہ تحریر جیسا کہ گندے خیال والے سمجھتے ہیں کسی نفسانی جوش پر مبنی نہ تھی۔ بلکہ اس روشنی کے چشمہ سے نکلی تھی جو رحمت الٰہی نے ہمیں بخشا ہے۔ اگر ہمارے تنگ ظرف مخالف بدظنی پر سرنگوں نہ ہوتے تو سُلطان کی حقیقی خیر خواہی اس میں نہ تھی کہ وہ چوہڑوں اور چماروں کی طرح گالیوں پر کمر باندھتے بلکہ چاہیئے تھا کہ آیت ولا تقف ما لیس لک بہ علم[1] پر عمل کر کے اور نیز آیت اِنَّ بعض الظنّ اثمٌ[2] کو یاد کر کے سُلطان کی خیر خواہی اس میں دیکھتے کہ اس کے لئے صدق دل سے دُعا کرتے۔ میرے اشتہار کا بجز اس کے کیا مطلب تھا کہ رُومی لوگ تقویٰ اور طہارت اختیار کریں کیونکہ آسمانی قضا و قدر اور عذاب سماوی کے روکنے کے لئے تقویٰ اور توبہ اور اعمال صالحہ جیسی اور کوئی چیز قوی تر نہیں۔ مگر سُلطان کے نادان

---

[1] بنی اسرائیل : ۳۷ [2] الحجرات : ۱۳

خیر خواہوں نے بجائے اس کے مجھے گالیاں دینی شروع کر دیں اور بعضوں نے کہا کہ کیا سارے گناہ سلطان پر ٹوٹ پڑے اور یورپ مقدس اور پاک ہے جس کے عذاب کے لئے کوئی پیشگوئی نہیں کی جاتی۔ مگر وہ نادان نہیں سمجھتے کہ سنّت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ کفار کے فسق و فجور اور بت پرستی اور انسان پرستی کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک دوسرا عالم رکھا ہوا ہے جو مرنے کے بعد پیش آئے گا اور ایسی قوموں کو جو خدا پر ایمان نہیں رکھتیں اسی دُنیا میں موردِ عذاب کرنا خدا تعالےٰ کی عادت نہیں ہے بجز اس صورت کے کہ وہ لوگ اپنے گناہ میں حد سے زیادہ تجاوز کریں اور خدا کی نظر میں سخت ظالم اور موذی اور مفسد ٹھیر جائیں جیسا کہ قوم نوح اور قوم لُوط اور قوم فرعون وغیرہ مُفسد قومیں متواتر بے باکیاں کر کے مستوجب سزا ہو گئی تھیں۔ لیکن خدا تعالےٰ مسلمانوں کی بیباکی کی سزا کو دوسرے جہان پر نہیں چھوڑتا بلکہ مسلمانوں کو ادنے ادنے قصور کے وقت اسی دُنیا میں تنبیہ کی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے آگے اُن بچّوں کی طرح ہیں جن کی والدہ ہر دم جھڑکیاں دے کر اُنہیں ادب سکھاتی ہے اور خدا تعالےٰ اپنی محبت سے چاہتا ہے کہ وہ اس ناپائدار دُنیا سے پاک ہو کر جائیں۔ یہی باتیں تھیں کہ مَیں نے نیک نیتی سے سفیر رُوم پر ظاہر کی تھیں۔ مگر افسوس کہ بیوقوف مسلمانوں نے اُن باتوں کو اَور طرف کھینچ لیا۔ ان نادانوں کی ایسی مثال ہے کہ جیسے ایک حاذق ڈاکٹر کہ جو تشخیص امراض اور قواعد حفظ ما تقدم کو بخوبی جانتا ہے وہ کسی شخص کی نسبت کمال نیک نیتی سے یہ رائے ظاہر کرے کہ اس کے پیٹ میں ایک قسم کی رسولی نے بڑھنا شروع کر دیا ہے اور اگر ابھی وہ رسولی کاٹی نہ جائے: تو ایک عرصہ کے بعد اس شخص کی زندگی اُس کے لئے وبال ہو جائے گی۔ تب اس بیمار کے وارث اس بات کو سُن کر اس ڈاکٹر پر سخت ناراض ہوں اور اُس ڈاکٹر کے قتل کر دینے کے درپے ہو جائیں مگر رسولی کا کچھ بھی فکر نہ کریں۔ یہاں تک کہ وہ رسولی بڑھے اور